# رسائل و مسائل

## برادری کے نام پر ووٹ

**سوال:** برادری کے نام پر ووٹ طلب کرنا اسلامی نقطۂ نظر سے کیسا ہے؟ قطع نظر اس کے کہ اُمیدوار بھلا ہو یا بُرا؟

**جواب:** اسلامی نقطۂ نگاہ سے اگر برادری کے نام پر ووٹ دینا یا لینا جائز ہوتا تو ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قریش کے جو لوگ اسلام کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے تھے، وہ آپؐ کے رشتے دار ہی تو تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے برادری کے نام پر تعاون کی اپیل کر سکتے تھے۔ لیکن ووٹ لینے کا کیا سوال، آپؐ نے ان کے خلاف تلوار کھینچنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

جماعت اسلامی سے قطع نظر، ووٹ دینے والے کا کام یہ ہے کہ وہ دیکھے کہ جسے وہ ووٹ دے رہا ہے وہ اسلام کے اصولوں کا پابند بھی ہے یا نہیں؟ اور وہ کامیاب ہونے کے بعد خدا کے دین کی خدمت کرے گا یا اپنے نفس کی خدمت میں لگ جائے گا؟ کیا اس کی ظاہری زندگی اس کے دعوؤں کی شہادت دے رہی ہے؟ جو آدمی اس کا اہل نظر آئے، ووٹ دینے والے کو چاہیے کہ وہ اس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرے، اور جو آدمی اس کا اہل نہ ہو تو خواہ وہ ووٹر کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو، اسلام اس کے حق میں رائے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

اسلام، دوستی اور برادری کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کرتا بلکہ حق اور باطل کی بنیاد پر دوٹوک فیصلہ دیتا ہے۔ (سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، ہفت روزہ ایشیا، لاہور، ۵/اکتوبر ۱۹۷۰ء)

---

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن ایک علمی اور دعوتی رسالہ ہے۔ اس میں شائع ہونے والی تحریریں، مضمون نگاروں کے خیالات و آرا کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ چونکہ اس میں متنوع تحریریں شائع کی جاتی ہیں، اس لیے انھیں جماعت اسلامی یا ادارہ ترجمان کی پالیسی نہیں تصور کرنا چاہیے۔ ادارہ